

UNIVERSAL  
LIBRARY

OU  
188900

UNIVERSAL  
LIBRARY



**OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY**

Call No.

Accession No. 641501

Author

Title

This book should be returned on or before the date  
last marked below.

---







رسوم دہلی

یعنی

بیاضادی وغیرہ تقریبات کا بیان

مترجمہ

ایس بیگم صاحبہ دہلوی نامہ نگار تہذیبیہ ان



۱۹۱۶ء

باہتمام مولوی سید ممتاز علی صاحب  
یونیورسٹی سٹیٹ پریس لاہور میں چھاپی گئی





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## دولہا کی ماں کا پیغام دلہن کی ماں سے

منور بیگم - (دولہا کی ماں) بہن ہمارا تمہارا عرویزداری کا معاملہ ہے۔ اس میں پوچھنے پچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ لڑکے کو اپنی غلامی میں قبول کرنا اس سے تم خاطر جمع رکھو۔ کہ جبسی تمہاری بیٹی - ویسی میری - میں اس کو اپنے دل کی ٹھنڈک آنکھوں کی صورت خیال کروں گی + لڑکے کے مزاج سے بھی تم واقف ہو۔ خدا رکھے اس کے مزاج میں کیسی غربت ہے + تیزی سے بولنا تو وہ جانتا ہی نہیں + بیوی کا کان باندھا غلام رہے گا + اگرچہ اپنے بچے کی تعریف خود کرنی اپنے منہ سے آپ میاں مٹھو کہنا ہے۔ مگر سانچ کو آئینچ نہیں + بہن تمہارا تو لڑکی کا بیاہ کرنے کو دل ہی نہیں چاہتا۔ کب تک گھٹنے سے لگائے بیٹھی رہو گی؟ خیر سے بڑی ہونے کو آئی + انور بیگم (دلہن کی والدہ) آپ ٹھیک کہتی ہیں۔ آپ کی لڑکی ہے مجھے کیا خدا ہے؟ مگر ابھی جی نہیں چاہتا کہ اتنی سی جان کو پرانے حوالہ کروں + ذات - ذمات کا کیا پوچھنا ہے۔ دونوں طرف کی ذات

معلوم ہے۔ کہ نجیب الطرفین سید ہیں + جیسے لڑکے میں علمی قابلیت اچھی ہے۔ دیکھ ہی اس کا گھرانہ بھی اُسودہ ہے۔ مگر نواب روپیہ بیسیہ ایک طرف اور آپس کا سلوک ایک طرف + خدا کا دیا سب کچھ ہو۔ مگر آپس میں سلوک نہ ہو تو لاکھ لاکھ کا گھر خاک ہے + مزاج کی موافقت بڑی چیز ہے۔ حُسن صورت سے زیادہ حُسن اخلاق سے آراستہ پیراستہ ہونا دونوں کے لئے ضروری ہے \*

منور بیگم۔ میراجی چاہتا ہے کہ شروع جاڑے میں اگلے مہینے کا چاند چڑھنے ہی دھن کا منہ میٹھا ہو جائے۔ اور جلدی سے منگنی سے فارغ ہو جاؤں۔ کیونکہ پھر لڑکے کے امتحان کے دن آجائیں گے۔ اس کو فرصت نہ ہوگی \*

انور بیگم۔ اچھا پہلے مردوں میں بات پکئی ہوئے۔ کیونکہ بیٹا بیٹی کا بیخ ہے۔ کوئی ہلسی کھیل نہیں ہے + تو پھر منگنی کی تاریخ ٹھیرے + منور بیگم۔ ہاں خیر سے اگلے جمعہ کو بات ٹھیرانے مرد آجائیں گے۔ بڑے دکھائی بھی ہو جائے + انور بیگم تم اپنے دل کو پکا رکھو۔ یہ نہیں کہ پھر ڈھل بل ہو جاؤ + دنیا کا قاعدہ ہے۔ دس منہ دس باتیں۔ مگر انسان اپنی بات پر قائم رہے + جہاں تک ہو سکے اس کا رخیر میں جلدی کرنا۔ اپنا اچھی طرح اطمینان کر لو + میں یہ بھی نہیں کہتی کہ ہتیلی پر سروسوں جاؤ۔ مگر ہاں مجھے جلدی بہت ہے \*

انور بیگم۔ جتنے المقدور میں جلدی جو اب بھیجوں گی \*

لہ دو لہا کو بلا کر دیکھنے کو بردکھائی کہتے ہیں \*

دونوں طرف سے دو چار بڑی بوڑھیاں آکر بات چیت کر کے  
نسبت ٹھہرا کر چلی گئیں +

منور بیگم کو اپنے لڑکے کی شادی کی بہت خوشی ہے۔ ایک ہی  
بیٹا ہے۔ چاروں طرف نسبت قرار پانے کی خبر ہو گئی۔ مبارک سلامت  
ہونے لگی۔ لیکن لطف یہ کہ خیر لڑکی سے تو کیا واسطہ۔ لڑکے کو بھی  
ابھی تک خبر نہیں کہ میری نسبت کہاں ٹھہری ہے۔ اور کب منگنی  
ہوگی + ایسی صورت میں جتنی نا اتفاقی ہو کم ہے + خیر ہماری دعا ہے  
کہ خدا سب کو اچھا کرے +

ادھر انور بیگم کی ایک ہی بیٹی ہے۔ دو لڑکے ہیں۔ دو موٹیوں  
میں کی ایک چچی ہے + بیٹی بہت لاڈلی ہے + انور بیگم نے اپنے گھر  
میں مشورہ کر کے جمعہ کو مردوں کے بلانے کا رقعہ بھیج دیا + اس  
خوشخبری کے سننے ہی بڑی بے چینی سے دوسرے جمعہ کا انتظار  
ہونے لگا +

## جمعہ کا دن

صبح کے ۹ بجے تھے کہ مرد بات ٹھہرانے آئے۔ اور ذکر اذکار  
کے بعد ۲۵ ماہ حال کی منگنی ٹھہرا کر مبارک باد دی۔ اور سہڑھیوں کو  
عطر لگا کر پان دئے گئے + اس کے بعد رخصت ہوئے +  
سیرور بیگم (انور بیگم کی سگی بہن) قبصر (لڑکی کا نام) بیٹی آج کے  
دن تم اندر بیٹھو۔ لوگ آتے جاتے ہیں + اگر تم کو دیکھ لیا تو کہیں گے کہ  
لڑکی باہر بیٹھی تھی۔ ہم نے دیکھ لیا + اب تمہاری پابندی کے دن

چلے آتے ہیں + تمہاری آزاد زندگی پابندی سے بدل جائے گی +  
 سردار بیگم کا ابھی یہ فقرہ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ باہر سے کسی نے آواز  
 دی میں آؤں؟

سرور - رحیم دیکھ کون ہے؟

رحیمین - بیگم صاحبہ ڈولھا والوں کے ہاں سے خوان آئے ہیں عظیمین  
 ساتھ ہے +

منور بیگم - دیکھو تیسرے کہاں ہے؟

رحیمین - چھوٹی بیگم تو اندر کمرے میں بیٹھی کچھ لکھ رہی ہیں - میں عظیمین  
 کو بلائے لیتی ہوں +

عظیمین نے آتے ہی سب کو سلام کیا - اور خوانوں کی قطاریں  
 آنی شروع ہو گئیں +

عظیمین - ہماری بیگم صاحبہ (منور بیگم ڈولھا کی والدہ) نے سلام کہا ہے  
 اور مبارک باد دی ہے +

انور بیگم - کہو اب تو تمہاری بیگم صاحبہ خوش ہیں - بہت جلدی تھی کہ  
 کہیں لڑکے کو اسٹادوں +

عظیمین - ہاں بیوی خدا پر وان چڑھائے - سرے کی گھڑی لائے -

ان کو میاں کی شادی کا بہت ہی ارمان ہے + وہ چاہتی ہیں کہ  
 کہیں کل کا بیاہ ہونا آج ہی ہو جائے +

انور بیگم - بے شک خوشی کی بات ہے جتنی آرزو ہو تھوڑی ہے +

انور بیگم نے نوکروں کو پانچ روپے انعام دے کر رخصت کیا  
 اور سب برتن خالی کر کے رکھ لئے +

سسرور سگیم۔ انور دیکھو سمدھیانے کشتی بھیجنے کی جلدی کرو۔ شام ہونے کو آرہی ہے۔ مبارک سلامت تو ہوتی رہے گی + بیٹے والوں کے ہاں سے جو مٹھائی سمدھیوں کے ساتھ آئی ہے اس کو سنبھالو۔ بچے لئے جاتے ہیں۔ یہ معلوم نہیں کہ لڈو کتنے ہیں + کسی نوکر سے کہو کہ تول لے +

انور۔ آپا جان نوکروں کو اس وقت فرصت نہیں ہے۔ متور سگیم کے ہاں کی نوکر جو خانوں کے ساتھ آئی تھی کہتی تھی کہ بچپن میں سسرور لڈو ہیں + سسرور۔ چلو جلدی سے خانوں میں ڈالنے کی نرکاری اور کچھ مٹھائی منگوا لو۔ اور کشتی بھی جلدی سے تیار کر لو + لاؤ مجھے بناؤ۔ سب چیزیں کہاں رکھی ہیں؟

انور۔ آپا جان سب کچھ آگیا ہے + کشتیاں۔ سینیاں۔ خوان پوش۔ کشتی پوش سب کل سے نکال رکھے ہیں + مجھے وقت پر ایک ایک چیز کے ٹوٹتے پھرنے سے نفرت ہے + چھوٹی چار چار کشتیوں میں خربوزے کی گرمی اور دھنیے کی گرمی لگا دی ہے + چکنی اور الائچیوں پر ورق بھی لگ گئے ہیں + بن بھنے تیار رکھے ہیں + آپ صرف پانوں کی گوریوں اور لقمیاں بنا کر ان پر ورق لگالیں اور تھوڑے سے پانوں کی مچھلیاں بنا لیں + اس سے ذرا خوبصورتی ہو جائیگی +

سسرور۔ بہن تم نے تو خوب سہل سے سب کام کر رکھے ہیں اس سے بہت آسانی ہوتی ہے + جو بیبیاں اپنے کاموں کو وقت بے وقت

لے مردوبات ٹھیرانے آئے تھے ان کے لئے جاتی ہے، لڈو کو اسے ناطے طرفین

سے خالی برتن نہیں جاتے۔ خواہ باہم کتنا ہی لین دین ہو +

پر موقوف رکھتی ہیں ان کی کوئی چیز سلیقہ اور ڈھنگ کی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ وقت پر سٹ پٹا جاتی ہیں + بوا تم نے عطر کی شیشی پر بھی کچھ کام بنوایا ہے۔ جو کہ سمبھوں کے لئے جائے گی اور عطر کا ہے کا منگایا ہے؟

انور بیگم شیشی پر میں نے خود ہی نقیشتی کام بنایا ہے۔ اور اس کی گردی پر سلمہ ستارہ کے پھول بنا کر چاروں طرف گوکھرو لگا کر گنگا جمنی کرن ٹانگ دی ہے۔ اور عطر مونیا کا منگوا یا ہے۔ کیونکہ بہار کے موسم میں لوگ اسی کو زیادہ پسند کرتے ہیں +

سرور۔ لو یہ تو ہم نے مارا مار کر کے کشتیاں تیار کر دی ہیں + اب مزدوریوں کو بلا کر اپنے آدمیوں کو ساتھ کر کے بھیج دو + پھر اپنے ہاں کے حصے بانٹ دو + دو ایک روز رکھ کر دو تو لوگ کہتے ہیں کہ اشتاپشنا کر حصے دئے + منور بیگم نے مٹھائی تو عمدہ بھیجی ہے +

انور۔ گھنٹے والے کے ہاں کی ہوگی + ہم لوگوں میں اسی کے ہاں سے آتی ہے + آپا میں حصے اس لئے ابھی تقسیم نہیں کرتی کہ منور بیگم کے ہاں جو کشتیاں گئی ہیں ان میں ترکاری آئیگی + وہ اور یہ مٹھائی ساتھ ہی بانٹوں گی۔ دو دو دفعہ کون جھگڑے میں پڑے +

## منگنی کا چڑھاوا

شوکت بیگم (منور کی بہن) عظیمین منور کہاں ہیں؟ بیگم مجھے خبر نہیں۔ دیکھو شاید اندر ہوں گی۔ اے لو وہ آگئیں!

شوکت۔ منور بیگم تم کیا کر رہی تھیں؟

منور۔ آپا کچھ بھی نہیں۔ دُھن کا جوڑا تیار کر کے صندوق میں رکھنے لگی تھی + اور تو وہ سب طرح سے اچھا ہے۔ مگر پاجامہ کا ٹھپہ ذرا ہلکا رہا +

شوکت۔ مجھے دکھاؤ اور بتاؤ زیور کیا کیا لیا ہے۔ جو کچھ لینا ہو ہیرا صراف کے ہاں سے خریدنا۔ جس کی دیر یہ میں دکان ہے + اس کا مال اچھا اور کھرا ہوتا ہے۔ اور وقت پر تیار ملتا ہے +

منور۔ میں نے ہیرا ہی کے ہاں سے لیا ہے + فی الحال چوہے ذنتیل اور کانوں کے لئے بجلیاں اور سہارے لئے ہیں + منگنی میں زیادہ کون چڑھاتا ہے سوائے دو ایک شوقین لوگوں کے +

شوکت۔ بس یہ زیور اور کپڑے ٹھیک ہیں + چلو جلدی کہیں کشتی میں لگاؤ اور آؤ کام کرو۔ شام ہونے کو آرہی ہے + مہانوں کے آنے کا وقت قریب چلا آنا ہے + تھوڑی دیر میں مہمان اُترنے شروع ہونگے + دوسرے پر اے گھر سہرسن بن کر جانا ہے۔ جلدی جانا چاہیے +

## بیٹی والوں کا گھر

صاف ستھرا مکان ہے۔ دالان اور کمروں میں اور صحن چبوترے پر سفید برف سا بچھونا ہو رہا ہے + کورے مٹکے۔ صُراحیاں۔ گلاس ایک طرف رکھے ہیں + لیمپ دیوار گیریاں۔ لال ٹینیں جا بجا لگی ہیں ابھی روشن نہیں ہوئیں + پٹاری صاف اُگا لداں دھوئے ہوئے ہیں +

انور بیگم نصیبین سب کے ہاں اچھی طرح بلاوے دے آئی ہو کہ آج ہی کی منگنی ہے۔ کبھی کوئی شکایت نہ کرے + اس لئے میں نے زبانی بلاووں پر اکتفا نہیں کیا۔ رقعے بھی بھیج دئے ہیں + اکثر بیبیاں اپنی تھوڑی سی کاہلی کے مارے صرف زبانی بلاوے پر بھروسہ کرتی ہیں۔ جس سے ہمیشہ غلطی پڑتی ہے۔ اور سدا کو گلہ شکوہ باقی رہتا ہے غرض کہ ۴ بجے سے انور بیگم کی سب بہنیلیاں سہیلیاں رشتہ دار آنے شروع ہو گئے + بڑی خوشی سے مبارک باد دی جا رہی ہے۔ انور اور منور آج بہت خوش ہیں۔ اور مہمانوں کی خاطر تواضع میں مصروف ہیں + پانوں کی کشتیاں نکالیاں آرہی ہیں + اسے لہو وہ مالن ڈولھا کا پھولوں کا گنا بنا کر لائی +

سمرور۔ مالن کیا کیا گنا بنا کر لائی ہو؟ ڈولھا کے بھائیوں کے لئے طرے بنائے ہوتے +

مالن۔ بیگم صاحبہ ایک بدھی اور دو گجرے ہیں اور سات طرے ہیں۔ سب سے اچھا میٹھی طرہ تو ڈولھا کا ہے۔ اور سادے طرے بھائیوں کے ہیں۔ ڈولھا کا گنا تو اتنا ہی ہوتا ہے۔ ہاں جو ڈھن کا پھولوں کا گنا سسرال سے آئے گا اس میں ٹیکا۔ کرن پھول۔ چمپا کلی۔ دھکدھکی۔ بازو بند۔ گجرے۔ بدھی۔ یہ سب ہونگے۔ سہرا تو ابھی جم ہی جم آئے گا +

شام کا وقت ہے۔ آفتاب نے اپنا منہ چھپا لیا ہے + شفق بڑے شوق سے اس منظر کو دیکھنا چاہتی ہے۔ مگر چاند ستارے خموشی کے ساتھ اُس کے خوش سمرخ چہرے کو بدلنا چاہتے ہیں + ادھر رات کی تاریکی سب پر اپنا سایہ ڈالتی چلی آتی ہے کہ گوٹے کو چمکا کر ستاروں



کو شرمندہ کرے + لیمپ کی روشنی کافی سے زیادہ ہے جس میں سمندوں کے کپڑے جھا جھم کر رہے ہیں + سمندھنیں اُتر رہی ہیں + دروازہ کے آگے دو چار بیبیاں کھڑی سمندھنوں کو اُتروا رہی ہیں + سمندھنیں آا کر گاؤ تکیوں سے لگ کر سونہیوں پر بیٹھتی جاتی ہیں + ادھر خواہاں کی قطاریں لگی ہوئی ہیں + خوان بہت سارے معلوم ہونے ہیں + شاید تنگنی کی مٹھائی سات من ہوگی +

مراسنوں نے شادی مبارک باد کی دھوم مچا رکھی ہے + سہرے سہاگ گائے جا رہی ہیں + دوسرے کمرے میں دُھن بنائی جا رہی ہے + ایک سمیلی دُھن کا سر گوندھ چکی ہے + ہاتھ منہ دُھلا کر کپڑے جو سُسرال سے آئے تھے پہنا دئے ہیں - اور جو گونا میکے کا تھا وہ پہنایا ہے + دُوٹھا والے جلدی کر رہے ہیں کہ رات زیادہ آئی جاتی ہے - دُوٹھا کو نشان چڑھانے کس وقت جاؤ گے دُطن جلدی باہر آنے والی ہے +

منور بیگم - بہن سرور بیگم ہماری بہن انور بیگم کہاں ہیں؟ کہیں دکھائی نہیں دیتیں +

سرور - تو اوہ دستور کے موافق اس وقت تمہارے سامنے نہیں آئیں گی +

منور - تو بے چھینے چھپانے کا بھی کوئی دستور ہے؟ یہ ہم نے آج سنا ہے +

سرور - تم تو دہلی میں رہ کر انجان بن گئیں + ہمارے ہاں دستور ہے کہ بیٹی کی ماں دُوٹھا کی ماں کے سامنے منگنی سانچ برات کے دن

نہیں ہوتیں۔ چوتھی کے دن سمن طاؤ ہوتا ہے +  
 منور۔ خیر کچھ ہی دستور۔ میں اپنی بہن سے ضرور ملوں گی +  
 سرور۔ اچھا تم کمرے میں جا کر مل آؤ۔ کون منع کرتا ہے +  
 رحیم۔ بیویو ہٹو۔ دُھن آتی ہے۔ لو یہ سوزنی بچھاؤ اور روشنی

پاس رسو +  
 شوقِ سنگم۔ دُھن کا مُنہ قبلہ کی طرف کرنا + عظیم چنگیر پاندان  
 لاؤ۔ جس میں دُھن کا پھولوں کا گنا ہے۔ اور سونے کے زیور  
 کا خاصہ ان بھی لا دو +

منور سنگم نے بڑھی میں سے پہلے سات پھول کی پتیاں توڑ کر  
 الگ رکھ دی ہیں۔ پھر دُھن کی بہنوں نے دُھن کے منہ میں ہر ایک  
 نے ایک ایک مصری کی ڈلی اور پانوں کی لقمی دی ہے + یہ مصری  
 اور لقمیاں دُھن کو جو بیبیاں لے کر بیٹھتی ہیں وہ اپنے ہاتھ میں لیتی  
 جاتی ہیں + پھر دائیں ہاتھ کی کلمہ کی انگلی میں سونے کی سرخ نگ  
 کی انگوٹھی اور چاندی کا گول چھلا پہنا کر پھولوں کا گنا اور سونے کا  
 زیور چڑھا دیا ہے + چڑھاؤ سے کے بعد سور و پیہ دے کر فارغ ہوئے +  
 اب لڑکیاں بے قرار ہو رہی ہیں کہ کسی طرح سے دُھن کا مُنہ دیکھیں۔  
 لیکن جو بی بی دُھن کو لے کر بیٹھی ہیں وہ ایسی تند مزاج ہیں کہ  
 سب بڑی اور بچیوں کو پونٹھی ترسا رہی ہیں + کسی کو دُھن کی  
 صورت نہیں دیکھنے دیتیں + دُھن نے بھی رومال والا ہاتھ مُنہ  
 پر ایسا جما ہے کہ کہیں کوئی لڑکی مُنہ پر سے ہاتھ ہٹا کر نہ دیکھ لے +  
 مگر لڑکیاں کب ماننے والی ہوتی ہیں + انہوں نے بھی کہیں نہ کہیں سے

گھونگٹ میں مُنہ ڈال کر دُھن کی شکل دیکھ کر اپنا اطمینان کر ہی لیا۔  
جب چَین پڑا +

ان رسومات کے بعد دُھن کو کمرے میں اُٹھا کر لے گئے + بیٹی  
والوں کی طرف سے ان کے عزیزوں نے سمدھنوں کو شربت پلایا۔  
اور پھولوں کے ہار ان کے گلوں میں ڈالے + منور بیگم نے شربت  
پلائی دی۔ ادھر میرا سنوں نے پیورے سا جن شربت کا گیت  
گانا شروع کیا +

رسوں سے فارغ ہو کر اب سواریوں کی جلدی ہو رہی ہے  
اور سمدھنیں سوار ہو کر اپنے گھر یعنی بیٹے والوں کے ہاں چلی گئیں +  
سمدھنوں کے جاتے ہی انور بیگم نے دُولھا کا مُنہ میٹھا کرنے  
کے لئے اپنے بھائیوں اور دُھن کے بھائیوں کو سمدھیانے بھیجا۔  
اور دُولھا کا پھولوں کا گھنا اور مصری کی ڈلیاں لقمیاں اور سونے  
کی سبزنگ کی انگوٹھی گول چھلا ساتھ کر دیا + جو جو رسمیں دُھن سے  
کی گئی تھیں وہی دُولھا کے ساتھ ادا کر کے لوگ واپس آ گئے +  
اس وقت رات کے دو بجے ہوئے کہ منور بیگم دن بھر کی  
تھکی ہاری مہمانوں کو کھانا کھلا کر سو گئی ہیں + دوسرے روز صبح کو  
انور بیگم کے ہاں سے دُولھا کے حصّے کی من بھر مٹھائی (لٹکے والوں  
کے ہاں سے جو منگنی کی مٹھائی جاتی ہے اس میں عٹھے دُولھا کا  
حصہ آتا ہے) اور خالی خانوں میں ترکاری ڈال کر منور بیگم کے  
ہاں بھیج دی + اس کے بعد منگنی کی تقریب ختم ہوئی۔ اور شادی کا  
اقرار طرفین سے ایک برس پیچھے کا ہوا +

## موسم سردی اور عید کا چاند

جاڑے کا اول موسم ہے۔ دن کے ۲ بجے ہونگے + انور سگیم کے  
 ہاں بہت سے خوالہ دانان میں رکھے نظر آ رہے ہیں + منور سگیم نے  
 دھن کے لئے رنگ تر سے حلوا سوہن بھیجا ہے +  
 انور - نصیبین + منور سگیم سے کہنا کہ تم ہر ایک چیز اتنی ڈھیروں نہ  
 بھیجا کرو + یہ لین دین کوئی ایک دن کا تو ہے نہیں۔ خدا رکھے  
 ہمیشہ رہے گا +

نصیبین - بیوی یہ ایسی کیا بہت سی چیز ہے؟ انسان کوئی چیز  
 دے تو اپنے لایق دے یا دوسرے کے +  
 انور - کیوں سب کچھ ہمارے قابل ہے + ابھی چار دن نہیں گزرے  
 کہ خوب دھوم دھام سے عید سی بھیج چکی ہیں +  
 انور کی خالہ - ہاں بی انور تم نے اپنی لڑکی کی عید ہی ہمیں نہیں  
 دکھائی + کہو لڑکی کی سسرال سے کیا کیا آیا؟  
 انور سگیم - خالہ اماں میں بالکل بھول گئی + جب سے آپ آئی ہیں۔  
 مجھے سانس لینے کی بھی ذمیت نہیں ہوئی + اب نصیبین کو رخصت  
 کر لوں تو حاضر ہوتی ہوں +

نصیبین سب کو سلام کر کے اور انعام لے کر چلی گئی + انور سگیم  
 نے سب سامان جو جو قیسر سگیم کی سسرال سے آیا تھا لا کر اپنی خالہ کے  
 روبرو رکھ دیا +

انور - خالہ اماں دیکھو۔ ایک یہ دھن کا چوڑیوں کا جوڑا سچا ہے

یہ پچاس جوڑے آؤر ہیں + پچیس تانبے کے چھوٹے چھوٹے برتن اور باقی چینی بلور کے ہیں کھلونے اور گڑیوں کا سامان ہے +  
 مہندی - شکر - سوتیاں - چھوہارے من بھر خرمیاں اور دودھ اور  
 عیدی کے روپے نقد ہیں +

خالہ اماں - سب سامان اچھا ہے + منور بیگم نے ابھی تک ہر ایک بات حوصلہ مندی سے کی ہے + ابھی کئی موقعے اور تہوار آنے ہیں + اب دو مہینے بعد بقرا عید پہلی آتی ہے + پھر محرم پر گولہ لہر کی تقلیاں - جاما انیاں - شیشے کی پھولدار صند و تچیاں مصالحہ ٹکے ہوئے بٹوے بھیجنے ہونگے + پھر آم - خربوزے - تر بوز کا مہم چلا آتا ہے - ابھی تم خوشی خوشی لئے جاؤ - جب شادی ہو جائے گی تو یہ کل موقعے تم کو نبھانے ہونگے - یہ بتاؤ کہ ڈولھا کو تم نے کیا

بھیجا ؟  
 انور بیگم - میں نے ڈولھا کے لئے رومال - ٹوپیاں مٹھائی - عیدی کے روپے بھیج دئے ہیں + کئی ٹوپیاں بہت بھاری ہیں - اور جو کہ ٹوپیاں اور رومال ڈولھا کے بھائیوں کو بٹ جاتے ہیں وہ

لہ دہلی کے گونے میں کھوپرے کو باریک کتر کر رنگ برنگ کارنگتے ہیں + اور دھینے کی گرمی خربوزے کی گرمی تینوں کو خالی بھون کر کتری ہوئی چھالیا -  
 چھوٹی بڑی الاچی - چکنی - املی کی چٹیاں سب کو ملا دیتے ہیں +  
 لہ کاغذ کی صند و فچی کی صورت کی کتر کر ریشمی کپڑ اور دھنک لگا کر

کچھ ہلکے ہیں \*  
 حالہ - خیر بیٹی سب کچھ اچھا اور بہت خاصہ ہے + خدا سب جوگ اچھا  
 کرے - اور لڑکی کا بیاہ ایسا بھاگوان ہو کہ لڑکے کے لئے بھی نیک  
 گھر آئے \*

## ساون کا مینہ

بارش خوب ہو رہی تھی + آسمان پر سُرمئی بادلوں میں بجلی کی تڑپ  
 جانے والی دھنک اپنا رنگ دکھا چکی ہے - نو بھی گھنگور گھٹا گھری  
 کھڑی ہے + ابر کے پہاڑ کے پہاڑ ایک جگہ جمع ہوتے اور نیچے کو  
 اترتے نظر آرہے ہیں + لیکن اس وقت سب بادلوں پر ایک  
 خموشی چھائی ہوئی ہے - گویا کہ کسی آواز کو کان لگا کر سن رہے ہیں +  
 شاید انہیں کہیں سے رقص سرود کی محفل دکھائی دی ہے + او ہوضو  
 انور بیگم کی لڑکی کی ساونی آئی ہوگی - جس کے دلچسپ سین کو نیلے  
 آسمان کو چھپا دینے والے بادل بڑی خوشی سے دیکھ رہے ہیں + یہ  
 منظر ہونا ہی قابل دید ہے - اس موسم کی خوبیوں سے ہر دل کو  
 دلچسپی ہوتی ہے +

بڑا وسیع مکان ہے - کھلا ہوا صحن ہے + ایک طرف کو شامیانہ  
 بندھ رہا ہے + اس کے نیچے فرش ہو رہا ہے + اچھے اچھے گیلے  
 رکھے ہیں - جن میں پھولدار درخت لگے ہیں + انگنائی میں کھم گڑے  
 ہیں - اور اُن پر پتکا لال سبز رنگ کا روغن ہو رہا ہے + رشیم کی  
 رسی کا جھولا ڈالا ہے + رنگ آمیزی کی پٹری پٹری ہیں + اُس پر

دُھن بٹھی ہے + دوسری طرف دُو لھا کی بہن کو بٹھا دیا ہے + نندر  
 بھادج جھول رہی ہیں۔ دُھن بھاری جوڑا پہنے ہوئے ہے +  
 گلابی کریب کا دوپٹہ۔ ریشمی گلابی قمیص ہے۔ اور سبز گورنٹ کا پاجامہ  
 ہے + بہت سی لڑکیاں باری باری سے جھول جھول کر اتر رہی  
 ہیں + مراسمیں ”گزارِ ہنڈولا میرے بابل گھر“ گارہی ہیں + سنا  
 آم اندرسوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے + چوڑیوں کے جوڑے۔ فرید آباد  
 کی ہندی رکھی ہے + باورچیخانے میں کڑھائی چڑھائی ہے + پکوان  
 تل کر مہانوں کو دیا جا رہا ہے + دُھن بہت شرمائی ہوئی بیٹھی  
 ہے + ضرور دُو لھا کی ماں یہ سامان اپنے ساتھ لے کر آئی ہوں  
 گی۔ کیونکہ بڑے ارمان والی بیبیاں آپ بھی ساتھ آجاتی  
 ہیں +

فقی مرتسن۔ اللہ راج سہاگ قائم رکھے! شادی کی گھڑیاں  
 آئیں۔ پیلی ٹیپوں راج کرے + خدا اتنا دے کہ دھر دھر بھولے +  
 دُھن کے ہاتھ کی چاندی کی بیل بارہ ماشے کی چھادر آوے۔  
 غریبوں کا پیٹ پلے +

انور بیگم۔ بہن منور بارہ بج گئے ہیں۔ کھانے کا وقت قریب ہے۔  
 پہلے کھانا کھا لو۔ ورنہ لوگ کہیں گے کہ ڈھول پر ڈھول ٹوٹے  
 روٹی کا کنارانہ ٹوٹے + کھانے سے نچنت ہو کر آرام کرو + پھر وہ  
 تین بچے دُھن کو جھلانا +

منور بیگم۔ ہاں دُھن بھی اب تھک گئی ہوگی + کون وقت ہو گیا  
 ہے۔ اُس غریب بے زبان کو بیٹھے ہوئے + اب اس کو اندر کرے

میں لے جا کر لٹا دو +  
 کھانے سے پہلے ایک نوکر کے ہاتھ میں آفتابہ ہے۔ اور کندھے  
 پر تولیہ پڑا ہے + دوسری کے پاس سلچی ہے + یہ دونوں ہر ایک  
 مہمان کے سامنے جاتی ہیں۔ اور ان کے ہاتھ ڈھلا کر آگے بڑھتی  
 جاتی ہیں + اسی طرح کھانے کے بعد بھی ہاتھ صابن وغیرہ سے  
 مہانوں کے صاف کرائے جائیں گے + دسترخوان بچھ گیا ہے۔  
 گھر کی دو تین بیبیاں کرسی پر بیٹھی کھانا نکلو کر بھیجتی جاتی ہیں +  
 نوکریں لالا کر دسترخوان پر باقاعدہ چھنی جاتی ہیں + سقنی صراحی  
 گلاس لئے کھڑی ہے۔ کہ کھانے کے بعد سب کو برف کا پانی پلائے  
 مہمان کھانے سے فارغ ہو گئے ہیں + پان کی کشتیاں تھالیاں  
 آرہی ہیں + اگال دان صاف سُتھرے سامنے رکھے ہیں + فراشی  
 پنکھے جھلے جارہے ہیں + پردے چھوڑ دئے گئے ہیں تاکہ مہمان  
 کچھ دیر راحت پائیں + تیسرے پہر کو تھوڑی دیر پھر ڈھن کو جھولا  
 جھلایا گیا۔ اور ۴ بجے سے مہانوں کی سواریاں آنی شروع ہو  
 گئیں + سب اپنے اپنے گھر رخصت ہوئے + ان کے ساتھ ہی ہمارا  
 خوش گوار مینہ بھی رخصت ہوا اور رجب کا چاند چڑھا

## رجب کا چاند

آج کل چاروں طرف سے شادیوں کی آوازیں آرہی ہیں +  
 عید۔ بقرا عید۔ رجب۔ ان تینوں مہینوں میں کثرت سے بیاہ  
 شادی ہوتے ہیں + اس نیک مہینے میں ہماری بے زبان



(یعنی دُھن) قیصر بھی دوسری دُنیا میں لائی جائے گی + آج دُو لھا کا جوڑا منگایا ہے کہ اس کے نمونہ کا برات کا جوڑا بنایا جائے + جوڑے کے ساتھ جو مٹھائی آئی تھی وہ بٹ رہی ہے + مزدور نیوں کا ہجوم ہو رہا ہے +

انور - آپا دُو لھا کا ایک جوڑا درزی کے ہاں دے دو + برات کے دن تو خلعت دیا جائے گا - اس کے لئے ایک تھان کم خواب کا اور ایک کوئی اور قسم کا اچھا کپڑا ہو اس میں سے چار پانچ گز لے لو - اور چکن کا تھان دو سالہ بنا رسی سیلہ منڈیل اور ایک دو درجن لٹری رومال خرید لو + خلعت میں کل سات پارچے ہوتے ہیں - اور مایوں کے کپڑے درزی کے ہاں جائیں گے - اس سے کہو کہ ایک حیدر آبادی چکن زرو کپڑے کی بنا کر اس پر تیلی کا رچونی بیل لگا دو + آجکل گوٹے کے کپڑے کون پہنتا ہے - مگر جب ہمارے ہاں سے جائینگے تو گھنٹے آدھ گھنٹے تو اٹکا ہی لینگے + ٹوپی - سیکہ - قمیص - پاجامہ - رومال لنگی - کھیس یہ مایوں کے لئے لیا ہے + جوتی نو سنبر سلیم شاہی زرد جوڑی خریدیوں گی + جو چیزیں باقی رہی ہیں آج ہی منگوالوں گی +

سسرور سیکم - اور جینز کی تو کہو کہ کچھ باقی تو نہیں رہا - کبھی وقت پر سوٹیاں مارنے کو بیٹھو + یہ دس دن آنکھ بند کئے نکل جائیں گے - ان کی کیا اصل ہے +

انور - آپا میں نے اپنے نزدیک نو جینز تک سے سسک تیار کر لیا ہے + جوڑوں میں ٹانگے بھی لگا دئے + بُو ایٹی گودڑ لپیٹی مثل مشہور ہے - اتنی جلدی کرتی ہوں پھر بھی کوئی نہ کوئی چیز نکل ہی آتی ہے + آج تلخی

کے ہاں سے جہیز کے برتن بھی آجائیں تو جہیز کی فہرست بھی لکھو الوں  
بہت لوگوں میں دستور ہے کہ عین وداع کے وقت جہیز کی فہرست  
لکھی جاتی ہے + اس دن آؤر بھی بہتیرے کام ہوتے ہیں۔ پینڈ پول  
کا سامان اور بوڑھے کا لٹا نا جو برات کے دن دھن کے ساتھ جانا  
ہے۔ اس کا حساب کر کے اب ہی منگوا لو ۔

## بیٹے والوں کا گھر

شوکت پیگم۔ منورہ ۱۔ رجب کی وداع قرار پائی ہے تو آج سے آٹھ  
دس دن باقی ہیں + جو کچھ کام ہو ان ہی چار پانچ دن میں نمٹا لو + بری  
کا سامان خرید لو۔ نقل کتنے بنے کو کے ہیں؟ شاہدہ سے نقل لوگی  
یا ہیں سے؟

منورہ۔ میں نے چھ من نقلوں کو کہا ہے + بیس سیر قرص۔ دس سیر  
مٹھی کے کوزے۔ پندرہ سیر تہوہ۔ ساڑھے پانچ سیر کا آوے اور  
تندی کل ساڑھے سات من بری ہو جائے گی + ہمارے کہنے میں  
سب کے ہاں اتنی ہی بری آتی جاتی ہے + نقل شہر سے ہی خرید لئے  
جائینگے۔ بوا شاہدہ کی کیا ضرورت ہے؟

شوکت۔ دھن کا چوتھی کا جوڑا چاروں چالوں کے چار جوڑے  
سل گئے ہیں۔ ہاں چاندی کی کنگھیاں۔ عطر کی شیشیاں۔ گلاب کا  
شیشہ تیل کی کپٹی۔ چاندی کی چھوٹی سی کشتی جس میں دھن کا زیور  
رکھ کر جائے گا اور جوئی کے گھنگر ویہ سب موہن سُنار سے کہو کہ  
آج ہی دے دے + کنگھی داہی۔ مٹی دان۔ شیشیوں کی رگر دیاں

سہاگ پڑے کے اوپر کا کپڑا یہ سب چیزیں تو تیار ہو گئی ہوں گی۔  
 منور۔ آپ مجھ سے تو جہاں تک ہو سکا مارا مار کر کے پہلے سے سب  
 کچھ سی پرور رکھا ہے۔ نام کو تو بیٹے کی بری بازار میں کھڑی کہی جاتی  
 ہے۔ مگر جب لے کر بیٹھو تو بہت تیرا سن سینا نکلا چلا آتا ہے۔ وہ  
 کے حصے کا کھانا جو برات کے دن جائے گا اس کا بھی حساب لکھو دیا  
 ہے۔ اور گندھی سے ساخنچ کے لئے آرائش کا سامان بنانے کو

کہہ دیا ہے۔

شوکت بیگم۔ کیا آرائش کی ساخنچ لے جاویں گے؟ اب تو اس کا دستو  
 کم ہوتا جاتا ہے۔

منور بیگم۔ ہاں آپا جان میں تو آرائش کی ساخنچ لے جاؤں گی۔  
 مجھے اس سے شوق نہیں کہ خوان بڑا۔ خوان پوش پڑا کھول کر دیکھا تو  
 آدھا بڑا۔ اتنے بڑے بیاہ میں صرف دو تانبے کی ٹھلیاں، ساری زینتیں  
 انہیں کی ہوتی ہے۔ ٹھلیوں میں ایسا کون سا خرچ ہوتا ہے؟ ایک  
 سو دو سو مٹی کی ٹھلیوں پر کھاری بھوڑل بھر کر رنگ کے پھول بنا  
 دیگی۔ اور گندھی ابرق کی چیزیں بنالے گا۔ اسے بی پانچ سیر چھالیا  
 کھروائی ہے اور تین سیر کٹھا منگوایا ہے۔ چونا بھی چھن گیا ہے۔  
 شوکت بیگم۔ وابی منور بیگم بہن تم تو ایسا ناکاتی ہو پانچ سیر چھالیا  
 سے کس کی ناک میں دھونی دو گی؟ کم سے کم دس پندرہ سیر تو منگانی  
 ہوتی۔ بیچ رہتی گھر میں کام آجاتی۔

منور بیگم۔ بوا تمہارا خیال اس وقت کدھر ہے؟ سہ دھیانے سے جو  
 پان زرہ چھالیہ آئے گا۔ یہ اور وہ مل کر پوری ہو جائے گی۔ اور

میرے گھر کے خرچ کی الگ ہے +  
 شوکت بیگم منور شکر ہے کہ آج تمہارے ہاں کی تو راہ بندری تو ہو چکی + کیا  
 شہر کے سب رئیسوں رشتہ داروں میں حصے بٹ گئے + بڑی جلدی  
 تمہارے میاں نے جھگٹا لیا +

۱۲۔ رجب کی مایوں۔ ۳۱ کی ساپنچی۔ ۴ کی برات۔ ۵ کی ودع۔ ۶ کی چوتھی  
 انور منور دونوں گھروں کی مرمت ہو چکی ہے + قلعی پھر کر مکان سفید  
 انڈا سے نکل آئے ہیں + کاٹ کباڑ کوڑے کرکٹ سے گھر پاک ہے +  
 ایک طرف کو کورے مثکے آنجورے۔ لوٹے دھوئے دھائے رکھے  
 ہیں۔ فرش بھی سب دالان اور کمروں میں ہو رہا ہے + صحن چبوترے  
 پر ابھی صرف دری ہی بچی ہے + شامیانہ لگ گیا ہے + پچیس بٹی  
 کے لیمپ۔ اور چھوٹے بڑے لیمپ۔ دیوار گیریاں۔ فٹیل سوز۔  
 شمع دان۔ لال ٹین۔ دیاسلائی کے بکس۔ ہر دالان اور کمروں میں  
 رکھے ہیں + بھجری مٹراجیاں موجود ہیں کہ مہانوں کو کسی طرح کی تکلیف  
 نہ اٹھانی پڑے + مکان کی صفائی اور ضروری چیزوں کی موجودگی  
 کا خیال ہر ایک خانہ دار کو شادی کرنے سے پہلے لازم ہے ہر طرح  
 قابل تعریف ہے +

لہے تورے میں پلاؤ۔ بریانی۔ زردہ۔ متنجن۔ مزعفر۔ کباب سب کے۔ گوئیوں کے شامی دو  
 تین طرح کے سالن۔ فیرنی۔ یا قوتی۔ ما قوتی۔ اچار چٹنی۔ مرہ۔ راستہ۔ بورانی خجری  
 روٹی۔ گاؤ دیدہ۔ گاؤ زبان۔ شیرمال۔ باقر خانی۔ یا تو برات کے دوسرے دن ولیمہ  
 کی دعوت ہوتی ہے یا تورے بٹتے ہیں +

آج ۱۲ تاریخ ہے۔ قریب قریب کے کنبے کے رشتہ دار دونوں طرف اکٹھے ہو گئے ہیں۔ دُھن کی مائتوں کے زرد کپڑے رنگے جا رہے ہیں اور بہنیں کپڑے رنگائی کا نیک مانگ رہی ہیں۔ بہت سے خاؤں میں پینڈیاں لگائی جا رہی ہیں + اوٹنا سیننیوں میں لگا رکھا ہے ایک اوٹنے کی سینی میں تیل کی تانبے کی کچی رکھی ہے + اس میں چمیل کا تیل بھرا ہے + ایک کشتی میں دُوٹھا کا جوڑا لگا رکھا ہے۔ اور اس پر کھیلے بتاشے پڑے ہیں + چاندی کا تھالی جوڑ۔ دودھ دان چچہ اور (دُوٹھا کے دودھ پینے کو دودھ جاتا ہے۔ اور روپے بھی ساتھ جاتے ہیں) ایک شاخہ دوشاخہ سلچی۔ آفتابہ گھڑیا (نہانے کو) یہ بھی سیننیوں میں رکھے ہیں + ایک بڑی سی غوری میں سات پینڈیاں ورق لگے ہوئے ہیں۔ اور اس پر اتنا ہی بڑا سرپوش ڈھکا ہے + چھوٹی لگنی میں اُٹنا گھلا ہوا ہے + چوبی چوبنی پر ریشم سے کڑھی ہوئی سوزنی بچی ہے + اس پر دُھن کو زرد کپڑے پہنا کر بٹھا دیا ہے + دُھن کا منہ قبلہ کی طرف کیا ہے۔ دونوں ہاتھ پھیلا دئے ہیں + پہلے گھر کے مردوں سے دُھن کے ہاتھ میں پان رکھوا کر ساتوں پینڈیاں رکھوالی ہیں۔ اور سب اپنے اپنے موقع کے موافق روپیہ دے کر چلے گئے + پھر دُھن کی بہن نے پینڈیاں

اسے چمیلی کی کھلی میں خوشبودار ہلدی ملا کر بناتے ہیں اسے ایک تھالی اور کٹورا اور سرپوش ہوتا ہے ان تینوں کو تھالی جوڑ کہتے ہیں تلہ لکڑی پر کپڑا منڈھ کر رنگ کے پھول بناتے ہیں +

اٹھا کر غوری میں رکھ دی ہیں۔ اور دُھن کے مُنہ میں سب نے پینڈی کے ٹکڑے دئے ہیں۔ اور پھر ہاتھ میں روپیہ سے اٹھا اٹھا کر اُٹنا رکھ رہے ہیں۔ اور اپنے رشتے اور مقدور کے موافق سب نے دودھ پینے کے نام سے روپے دئے ہیں۔ اس کے بعد دُھن پر سے پچھا ور ہونے لگی۔ مراسمیں گارہی ہیں۔

بتوہے نے دان سیانی ہونے دو

کھانے نہ جانے پینڈیاں لاڈوسیری باندھے نہ جانے بند۔ سیانی ہونے دو  
باوانے کس دیا ڈولا۔ اماں بی بی جانے نہ دے۔ سیانی ہونے دو

بتوہے نے دان سیانی ہونے دو

مائیوں کاشگون کر کے دُھن کو اندر اٹھا کر لے گئے۔ اور کل ساہا  
دُھن کی چھوٹی پینڈیاں اور اُٹنا دُولھا کے لئے بھیج دیا۔ وہاں بھی  
دُولھا کے ساتھ اسی طرح رسم ادا کی جائے گی۔

### ۱۳۔ رجب

شام کا وقت ہے۔ بازاروں میں عموماً اس وقت بہت رونق ہوتی ہے۔ خصوصاً چاندنی چوک۔ چاڈڑی بازار۔ زیر جامع مسجد۔ ان پُربہار بازاروں میں سے گزر کر ہماری قیصر کی سانچق جاڑی ہے۔ جس کی خوب صورت چیزوں اور سلسلہ بندی نے آؤر بھی بازار کی رونق کو ترقی دے رکھی ہے۔ بازار کے راستہ چلنے والے کھڑے تماشا دیکھ رہے ہیں۔ سب سے اول سمہصنوں کی گاڑیاں ہیں۔ ان کے پیچھے شہاگ پٹارا اور بادا فرید کے پُڑے ہیں۔

لہ یہ چیزیں سنہری۔ روپہلی۔ ابری اور پٹی وا برک سے (باقی حاشیہ بر صفحہ ۲۳)

(اُن لمبے مینار کی صورت پڑوں میں شکر ہوتی ہے) ہندی کے پڑے رنگ کی شیشیاں۔ ابری کے خانوں میں رکھی ہیں۔ اس کے پیچھے جوڑوں کی کشتیاں۔ کلاوے کا خوان آ رہا ہے + تانبے مٹی کی ٹھیلیوں کا تاننا لگا ہوا ہے + کئی ٹھیلیوں میں شربت ہے + کسمی میں دہی کا پاتی ہے + کل ٹھیلیوں کے گلے پر آٹے کی مچھلیاں کلاوے سے بندھی ہوئی ہیں + میوے کے خوان۔ قرص۔ مٹھری وغیرہ سب ساتھ ہیں + پنجیاں (مشعلیں) روشن ہوتی جاتی ہیں + غرضکہ بڑے کتروڑ کے ساتھ دُھن کے گھر پر سا بختی آئی اور سمھنیں اُترنے لگیں + انور سگیم۔ آپا جان دیکھنا سمھنیں اُتر رہی ہیں۔ ان کے عطر اور صندل لگانے کو دروازہ پر کوئی کھڑا ہے یا نہیں؟

سرو سگیم۔ ہاں وہ دیکھو دونوں بھاوجیں کھڑی ہیں۔ ایک مانگ کو صندل لگا رہی ہیں۔ دوسری عطر لگاتی جاتی ہیں + عطر دان ہاتھ میں ہے + انور اب تم جاؤ۔ بس نماشا دیکھ چکیں + جو گننا تم کو دینا ہے آج ہی پہنا دو۔ اور جہیز میں جو سب سے بھاری جوڑا ہے۔ وہ آج کے دن پہنانے کا دستور ہے + دُھن کے بنانے کی جلدی کرو +

انور۔ اچھا میں جا کر دُھن کو بناتی ہوں + آپ بری کے خوانوں کو سنبھال کر رکھ دیں + اس وقت خالی نہ کریں۔ کل صبح سب دیکھ بھال کر خالی کر دئے جائینگے +

(نقیبہ حاشیہ صفحہ ۷۲) گندھی بناتے ہیں۔ جو بہت خوب صورت معلوم ہوتی ہیں + رونق تو ان کی بہت ہوتی ہے۔ مگر بعد میں محض فضول جاتی ہیں +

دُھن کو باہر لاکر بٹھا دیا ہے۔ منگنی کی طرح اس وقت بھی مصری کی ڈلیاں لقمیاں مُنہ میں دسے کر چھو لوں گا گناہنا کر زیور چڑھا رہے ہیں۔ جس کی تفصیل ناظرین کو سنانی ضرور ہے، جھومر، تنگھ، جڑاؤ بالے۔ ٹریپ، گلو بند، چندن ہار، دھگدھگی، بازو بند، نورتن، بھوج بند، ہاتھوں میں دست بند، جڑاؤ لچھے، حجاب، تینتر پنکھی کی نوگیریاں، کیرمی، بیڑوں میں رم پھول، کل چودہ رقمیں ہیں، چڑھاوے کے بعد گیارہ اشرفیاں پچاس روپے نقد منہ دکھائی کے دسے کر سات رنگ کامیوہ جو سُرخ قند کے رومال میں بندھا تھا دُھن کی گود میں رکھ کر مبارک باد دی، چودھاکا ماں بہنوں نے نبھا اور کی، سب نے بڑی مشکل سے دُھن کا ہاتھ ہٹا کر صورت دیکھی، چاروں طرف سے ”دُھن خاصی چاندسی ہے“ کی آواز آرہی ہے، سمدھنوں کو شربت پلایا۔ گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ پھر پان زردہ کی کشتیاں دی گئیں، منور بیگم نے شربت پلائی اور مر اسنوں کا نیگ جوگ دیکر سوار یوں کا غل ڈال دیا۔ اور سب اپنے گھر چلی گئیں، پھر دو لہا کے نشان چڑھانے کو انور بیگم نے مردوں کو بھیجا۔ اور وہ سب رسمیں ادا کر کے تیرہ (۱۳) اشرفیاں اور چالیس روپے دے کر چلے آئے۔

## ۱۴۔ رجب

انور۔ اماں جان سمدھیانے سے سچنکیں آئے ہوئے دیر ہونے کو لے جب آرائش کی سا پنچ ہوتی ہے تو اس کے ساتھ دُلہا اکثر آتا ہے۔ اور اس کو خلعت وغیرہ دیا جاتا ہے۔



آئی۔ اور ہمارے ہاں ابھی دیر دار ہی چلی جاتی ہے۔ + صحنکوں کے لئے پلنچ سیر گلگلے اور ترکاری ملائی یہ تو سب تیار ہیں۔ فقط۔ مٹی کے طباقوں میں زردہ نکال کر اور سب چیزیں اس پر رکھ کر ملائی پر ورق لگاتے ہیں۔ + منور سبگیم کے ہاں سے پندرہ آئی ہیں۔ ہم سترہ بھیج دیتے ہیں۔ + اس وقت ہنسیں کہاں چلی گئیں + نینگ کے وقت جھگڑنے کو ہوجائیں گی۔ کام کے لئے غائب ہیں۔ ان کو بلاؤ کہ بی بی کے کونڈے پر بیٹھ کر دھن کا جوڑا قطع کر لیں۔ + اماں جان چوتھی کا جوڑا جو رات کو آیا ہے بہت بھاری ہے۔ + دوپٹے اور محرم کرتی پر اور پانچاہر کے پٹھے پر لسواں کارچوب ہو رہا ہے۔ + پاجامہ کا زلفت بھی بہت بڑھیا ہے۔ + یہ جوڑا شاید علی جان والوں کے ہاں بنا ہوگا۔ + مگر مجھے تو یہ بوجھل کپڑے ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ اور گھیتلی جوتی اور ریت کے جوڑے سے تو مجھے دل سے نفرت ہے۔ + ان میں نہ وضع داری نکلتی ہے۔ اور نہ خوبصورتی۔ سوا سے خرچ اور نام نہان کے۔ + کسی لڑکی سے یہ پہنا نہیں جاتا۔ + ایسے کپڑے صندوق میں سینتے رکھے رہتے ہیں +

والدہ انور شاہباش بیٹی۔ پرانی رسمیں ایسی زلیل ہو گئیں کہ تم ان کی ہجو بناتی ہو۔ + ابھی زمین سے تو اُکسو۔ گھیتلی جوتی پر جو دھن پنا برستا ہے وہ سلیم شاہی یا گول پیچے کی جوتی پر نہیں نکلتا۔ اصل یہ ہے کہ گھیتلی جوتی اور ریت کے جوڑے ہی سے دھن معلوم ہوتی

لہ ریت کے کپڑوں میں سرنج دوپٹہ ہوتا ہے۔ اور تین گز سرنج کپڑے کو (دیکھو صفحہ ۳۶)

ہے + اور یہی چاردن کا پہناوا ہے۔ پیچھے کون پہنتا ہے؟

## ۱۵- رجب

آج ۵ انا سخ ہے۔ برات کا دن ہے۔ شام سے مہمان آنے شروع ہو گئے ہیں + دونوں طرف عام مہمان داری ہوگی + اپنے پرانے جمع ہونگے۔ کیونکہ کل دُھن کی وداع ہے۔ آج ہی دُھن کے حصے کے کھانے کی دگیں آئیں گی۔ جس کا پیچھے ٹھینہ ہوا تھا + رات کو دُھن کے امّی مہندی لگائی جائے گی + پھر صبح کے تین چار بجے اس کو نہلائیں گے + رات کے تین بجے سے گھر میں صفائی ہو رہی ہے + سب طرف جھاڑوئیں مل رہی ہیں + چاندنیاں اُجلی بدل کر سوزنیاں پٹی جا رہی ہیں۔ کہ اب سہرہ نہیں اُترتی ہوں گی + روشتنی بھی ہر جگہ کر دی گئی ہے + گھر کے مہمان جلدی جلدی کوئی سُنہ دھو رہا ہے۔ کوئی کپڑے اپنے اور بچوں کے بدلوا رہا ہے + عرس بڑی ہا بڑ دوڑ ہو رہی ہے + آج سب مہمان بھاری سے ہماری جوڑا بدلیں گے۔ انچل پلو کے دوپٹے اور بہت سا گولٹا مٹھا

(تقریباً حاشیہ صفحہ ۲۵) لمبان میں ڈہرا کر کے سی لیتے ہیں۔ اور دونوں طرف ایک ایک بالشت پر نسل چھوڑ دیتے ہیں کہ بازو میں آجائے۔ اور گلے کے پاس پھاڑ دیتے ہیں + پاجامہ سبز بنی ہوئی ہوتا ہے + اس کے سواگز کے لیے دو ٹاکڑے کر کے تھیلے کی طرح سی کر نیچے پڑے کر بیچ میں سے جوڑ دیتے ہیں + سب پر روپلی ٹھنڈے لگاتے ہیں + سواے کپڑے لپٹے ہوئے معلوم ہونیکے کوئی خوبصورتی نہیں ہوتی۔ بعض لوگ سٹے ہوئے یہی معمولی کپڑے بھجتے ہیں +

ٹکے ہوئے پانچاے اور فٹنار زبور جڑاؤ اور سادہ ہوگا وہ پہنا جائے گا +  
 غرضکہ جس کو اس لداؤ کی سہار نہ ہوگی وہ بھی دنیا کے دکھاوے یا  
 رسم کے موافق یا اپنی ساس یا ماں کے کہے سنے سے ان کی خوشی پوری  
 کرنے کے لئے سب ایک ہی رنگ میں رنگین ہونگے + جو سادگی  
 پسند بیبیاں ہلکے زیور اور سادے کپڑے پہن کر شریک شادی  
 ہوں گی ان کو علاوہ نام دھرائی کے انگریزیت پسندی کا خطاب  
 الگ ملے گا + پڑانی وضع داری جسے جہاں کسی نے پاؤں باہر نکالا  
 اور نکتہ چینی کی گئی +

دوسری طرف چار سہاگنیں چھپر کھٹ پلنگ کو درست کر رہی ہیں +  
 چھپر کھٹ پر پہلے اوتھ پچھا کر اُس پر توشک چادر پچھائی ہے - اور  
 چاروں کونوں پر بیج بند کستے ہوئے چاروں کچھ کہتی جاتی ہیں - او  
 باندھتی جاتی ہیں + پہلو کے تکیے - گل تکیے - سر ہانے کا تکیہ رکھ کر  
 پلنگ پوش ڈال دیا ہے + پلنگ پر بستری پچھا کر بیج بند کس دئے  
 ہیں + پلنگ چھپر کھٹ چاندی کے ہیں - چھپر کھٹ کی چھتری پر پین او  
 گوٹے کا کام ہو رہا ہے - سرخ زری کا پردہ پڑا ہے +

## دولہا کا گھر

عروج کا سہانا وقت ہے - چاند نے ابھی تھوڑا سا اپنا چہرہ نکال رکھا  
 ہے - ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے + بہار کا موسم ہے - گلہابی جاڑا  
 ہے - درختوں پر شبنم پڑی ہے - پھول ترو تازہ ٹہنیوں پر لہلہا رہے  
 ہیں + کہیں پھولوں کا تختہ کھل رہا ہے کہیں کلیاں چٹک رہی ہیں +

دشمنی پریشم کے موتی بچھے ہیں + اس وقت کا قدرتی نظارہ بڑا اہل لطف  
 ہے کہ میں سے دھوم دھام کی نوبت کی آواز آرہی ہے + نفیری  
 میں سے صبح کی ٹھہری نکل رہی ہے + ”مُرخ چین بانگ دے رہا ہے“  
 اچھو بھو ہو گئی + جس کے شنتے ہی چوند اور پرند اپنے اپنے گھونسلوں  
 میں سے سر نکال کر مبارک باد دیتے ہوئے درخت کی ایک ٹہنی پر  
 سے پھر پھر کرتے ہوئے دوسری پر اڑ رہے ہیں + انہوں نے بھی  
 اپنی مالک چین کی شادی پر چھوٹا سا جلسہ منایا ہے + اپنے ہاں  
 کی پرند ڈومنی کو بلا کر سہرے سہاگ گوا کر ننگوں کر لیا ہے + راڈ  
 انسانوں میں بل چل پڑ گئی ہے + لائحہ کی میری بات کی تیری ہو رہی  
 ہے + کوئی لوٹا لیتی ہے۔ تو کوئی بھاگی ہوئی آسمان کو جا کر دیکھتی  
 ہیں کہ اے بوا صبح ہو گئی۔ کوئی ہیں کہ سرگندھو آکر جھٹ جھٹ  
 منہ پر چھپکے مار رہی ہیں۔ کوئی کپڑے بدل کر زیور پہنتی  
 ہیں۔ کوئی کاہل ہیں کہ ابھی بستر ہی پر پڑی اینڈ رہی ہیں کہیں  
 بچیاں اندھیرے سے چلا رہی ہیں۔ کہ ہم کو بیوڑی کچوریاں خرید  
 دو ہم مٹھڑیاں لیں گے + صبح صادق کے ہوتے ہوتے بناؤ سنگار  
 سے نازع ہو گئیں +

منور بیگم - دیکھو صبح ہو گئی ہے۔ اور مہمان انہی تک تمناہل کئے جاتے  
 ہیں + میرا مغز خالی ہو گیا پیچھے پیچھے۔ مگر وہ چٹ سے مٹ نہیں  
 ہوتے۔ کان پر جوں تک نہیں چلتی۔ ڈوہا کی بہنوں نے ڈوہا  
 بنا لیا ہے اور وہ سہرا بندھواٹی کا نیگ مانگ رہی ہیں + اس  
 سے قراخت ہولوں تم آبا جان سواریاں منگوانی شروع کر دو +

نور کے نڑکے برات کا جانا سہانا معلوم ہوتا ہے + اس وقت پر رحمت  
 اُترنے لگتی ہے۔ براتی بھی جمع ہو گئے ہیں +  
 شوکت۔ بس اب کچھ دیر نہیں ہے۔ بہت بیسیاں چلی گئی ہیں۔ برات  
 بیس ہو رہی ہے۔ آگے انگریزی باجا ہے۔ اس کے پیچھے ڈولھا کا  
 گھوڑا اور سمدھنوں کی گاڑیاں ہیں۔ غرض بڑے جلوس کے ساتھ  
 ہماری قیصر کی برات آرہی ہے +

## دُھن کا گھر

سمدھنیں اُتر رہی ہیں + ڈولھا پہلے دُھن کے گھر کے دروازہ پر ہو کر  
 پھر مردانہ میں جائے گا۔ گھوڑے کے آتے ہی پہلے گھوڑے کے سموں  
 پر پانی ڈال دیا گیا اور مرغ کا خون لگایا۔ پھر ڈولھا کے اُترتے ہی  
 ڈولھا کے اور دُھن کے عزیزوں میں چھین جھپٹ ہو رہی ہے کہ  
 کون ڈولھا کے گھوڑے پر پہلے چڑھتا ہے۔ جو پہلے گھوڑے پر  
 چڑھے گا وہی ور رہے گا + اگر ڈولھا کا بھائی پہلے گھوڑے پر سوار ہوا  
 تو ڈولھا دُھن پر ور رہے گا۔ اور جو دُھن کا بھائی چڑھا تو دُھن ور  
 رہے گی + دیوان خانے میں مردوں کا ٹھٹ کا ٹھٹ کھڑا ہے۔ دونوں  
 طرف کے مرد ہیں۔ براتی اور مہمان۔ دالان سب بھر رہے ہیں +  
 سامنے مستر پر ڈولھا اور اس کے بھائی بیٹھے ہیں + قاضی صاحب نکاح  
 کے کاغذ کو نکال رہے ہیں + شاید بیس ہزار کا مہر بندھے گا۔ کیونکہ  
 اب مہر کے گھٹائے ہوئے زمانے میں یہ ہی اوسط اور معقول رقم  
 سمجھی جاتی ہے +

جوں جوں دُھن کی وداع کا وقت قریب آتا جاتا ہے۔ دُون دُون بیٹی والوں کے دلوں پر صدمہ گزرتا ہے، دُھن کی اور اس کی ماں کی آنکھوں سے آنسو نہیں تھمتا۔ زار و قطار رو رہی ہیں۔ دونوں کی آنکھ سے موتیوں کی لڑیاں بندھ رہی ہیں۔ آنکھ میچے آنسو ٹپکتا ہے۔ کتنے ہی دن بیٹی کو بٹھاؤ اخیر کو ایک نہ ایک دن جد کرنا پڑتا ہے۔ پالو پوسو۔ اچھی بُری راتیں کرو۔ پھر ایک دو بول پڑھا کر بے تعلق ہو جاتے ہیں۔ بیاہی بیٹی پڑوسن داخل ہو جاتی ہے۔

سرور سیکم۔ انور تم کو کیا ہو گیا؟ اپنے دل کو ڈھارس دو۔ کیوں ایسی بے قابو ہو گئیں؟ بچھی کی طرف دیکھو کہ تمہارے رونے سے آؤر اس کا دل اُٹا چلا آتا ہے۔ اگر اس کے دشمنوں کی حالت بگڑ گئی تو پھر سنبھالے نہ سنبھلے گی۔ وہ غریب نہ اُن کی نہ پانی کی کیسری کی طرح پیلی پڑ گئی ہے۔ تم دُھن کے پاس جاؤ میں پردہ کراتی ہوں۔ دُھن کے وکیل ایجاب قبول کرانے آتے ہیں۔

الغرض نکاح ہو گیا اور دُولہا کا جھوٹا شربت دُھن کو پلازیا گیا۔ چارو طرف مبارک سلامت ہو رہی ہے۔ باہر نکاح کے بعد دُولہا کے دوستوں نے جو سہرے لکھے تھے سب پڑھے۔ اور دُولہا کو خلعت جس کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے دیا گیا۔ اور سُو روپے نقد دئے۔ اس کے بعد باہر دُولہا نے سلام کیا۔ اور رشتہ داروں نے سلامی دی۔

پھر کھٹ کے پاس مسند پچھائی گئی۔ مسند پر نیکیے رکھے ہیں کہ دُولہا آتا ہوگا۔ اسے لو وہ دُولہا کی بہنیں دوڑی ہوئی ڈیوڑھی کے آگے گئیں اور سب منتظر تھیں کہ دُولہا آگیا۔ ہر بہن بے تابی سے دُولہا

کے سر پر اپنچل ڈال رہی ہیں + خدار کھے بہت بہنیں ہیں - اسے دکھنا  
 چھوٹی لڑکیاں کیسی بلبلا رہی ہیں کہ پہلے میرا اپنچل ڈالو - بیجاویوں کے  
 قد نہیں پہنچتے + اسے لو ایک لڑکی نے جھٹ سے اپنی نوکر کی گود میں  
 چڑھ کر سر پر اپنچل ڈال ہی دیا + دوسری کھڑی رو رہی ہے - اس  
 کی کوئی نہیں مسنتا - بہتیرا چنچ رہی ہے + اس وقت جس کا اپنچل ڈوٹھا  
 کے سر پر نہ پڑے گا وہ ہی بہن ناخوش ہوگی + اور ہو دیکھو کتنے آنچلوں  
 کا ڈھیر ڈوٹھا کے سر پر لگ گیا ہے - غریب سے راستہ بھی نہیں چلا  
 جاتا + جوں توں کر کے شامیانے تک آیا ہے + بارے مسند پر بیٹھ گیا +  
 بہنیں چھپر کھٹ پر بیٹھی ہیں + سب نے دوپٹے اُتار لئے - دو ایک آنچل  
 رہنے دئے ہیں + دُھن سامنے بیٹھی ہے - گھونگٹ نکالے سر نیچا کئے  
 ہے - مرا سنیں سہاگ کا رہی ہیں +

سُجھ گھڑی آیاری ہزارنت گھڑی آیاری بنا بنا بنری کے لئے سُجھ گھڑی آیاری بنا  
 سیجیں مٹل کی تیجھیں تکیئے مشجر کے لگے نور کے بنوتلے لاکے بٹھایا ری بنا

دورونے آیاری بنا - راج دولار بنا

بنا بنری کے لئے بن آیا ری بنا

## دوسرا گیت

آیاری لاڈوتیرا بنا بن آیا مُنہ منفع سر سہرا بے اچھی بنو گلا

آیاری لاڈوتیرا بنا بن آیا

سہرے والاری بنا ہر بالاری بنا آیاری لاڈوتیرا بنا بن آیا

فتی مرا سن - لاڈو بیوی سل بٹہ دو کہ سرورج بیسکر دُھن کے اور ڈوٹھا کی

ماں بہنوں کے لگاؤ میں۔ سات مصری کی ڈلیاں، دُھن کے سر۔ نشانے۔  
ہاتھ غرض سات جگہ رکھ کر دُلہا کو کہتی ہیں مُنہ سے لے کر کھاؤ۔ ہاتھ نہ  
لگے۔ اور ہر ڈلی پر یہ ٹونا گاتی جاتی ہے۔ سونے میں سہاگا۔ موتیوں میں  
دھاگا۔ بنے کا جی بنی سے لاگا۔ کہو کہ ہاں لاگا۔

دھائی پونی۔ کچا سوت      میں ہاندھوں سا سو کا پوت  
باندھ بوندھ کر کیا غلام      دہلی بیٹھا کر سے سلام  
ٹونوں کے بعد آر سی مصحف کے لئے قرآن شریف دُھن دُلہا کے  
بیچ میں رکھا گیا۔ دُلہا اور دُھن کا سر ملا کر اوپر سے ایک سُنچ کپڑا  
ڈال دیا۔ اور آئینہ اندر دے دیا۔ دُلہا نے سُورہٗ اخلاص پڑھ کر  
دُھن کے مُنہ پر دم کی۔ اور دُھن کی صورت دیکھنے کو سب بہنیں کہ  
رہی ہیں کہ آئینہ میں دیکھو اور کہو کہ آنکھیں کھولو۔ میں تمہارا غلام ہوں۔  
دولہا سے شرم کے مارے کہا نہیں جاتا۔ غلام تو کون کہتا ہے۔ گلاب  
کہہ کر پیچھا چھوڑتے ہیں۔ دُھن کی ماں اصرار کر رہی ہیں کہ پھر کہو میں نے  
نہیں سنا۔ ادھر ڈونبیوں نے گھونگٹ کھلو انیکا گایت شروع کیا کہ

ناجوری گھونگٹ کھول

گھونگٹ میں تیرے چند راہے لال لگے انمول۔ ناجوری گھونگٹ کھول

میتا کی پیاری گھونگٹ کھول

غرض دُھن نے اپنی ماں کے کہنے سے کچھ یوں ہی سامنہ پر سے ہاتھ  
ہٹا دیا ہے۔ ذرا آنکھیں ٹمٹمائی تھیں۔ دُلہا نے مُنہ دیکھ لیا۔ مگر دُلہا نے  
مُنہ دیکھ کر آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ کوئی رشتہ دار جن کا سہاگ زیادہ  
ہے اپنی صورت دکھا کر دُلہا کی آنکھیں کھلوائیں گی۔ آر سی مصحف



اور ریت ریم کے بعد دُھن پر نچھا اور ہونے لگی + دُھن کو وہاں سے اٹھا کر چھپر کھٹ میں بٹھایا + بہنیں بھاوجیں سب بیٹھی ہیں - کوئی کچھ کہتی ہے کوئی مذاق کرتی ہے + دُو لھا سترمایا ہوا ہے - اور دُھن گھٹنوں میں سر دئے ہوئے مُردہ بدست زندہ بنی بیٹھی ہے + ہاتھوں کو شربت پلایا گیا - ناشتے کی بیوڑیاں کچوریاں اور اولے دئے گئے - پان - زردہ الاچی - دھنیے کی گرمی - خربوزے کے بیج - چھالیہ - کتھا یہ سب کو دیا - پھر سواریاں لگنی شروع ہو گئیں - پالکی رکھی ہے - دو کی سلامی ہو رہی ہے + دُھن کی ماں نے پچاس روپے سلامی کے دئے ہیں - اور رشتہ داروں نے درجہ بہ درجہ دس - پندرہ - پانچ سات روپے دے کر دُو لھا کو مُنصت کیا + پھر دُھن سے سب ملنے گئے + دُھن اور عزیزوں کا روتے روتے مُنہ سُرخ ہو رہا ہے + یہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ اگر دشمن کی بیٹی بھی وداع ہو تو دو آنسو نکل آتے ہیں + دوسرے منڈھا اس وقت ایسے غمگین سُروں میں گایا جا رہا ہے کہ پتھر کے دل بھی ہوں تو ایک دفعہ وہ ضرور کھل جائیں +

## منڈھا

ہرے ہرے بانس کٹا مورے بابل نیکا منڈھا چھو اڈرے -  
 پریت بانس منگا مورے بابل - پانوں منڈھا چھو اڈرے -  
 بھائی کو دینی اونچی اٹریا - ہم کو دینا بدیس -  
 نو ہمینے گرب میں راکھی - آج نہ راکھی جائے رے +  
 وہلیاں پریت بھٹیں بابل انگنا بھیو ہے بدیس - لے بابل گھر اپنا ہم چلے پایا کے دیں -

طاق بھریں گڑیاں چھوڑیں۔ اور چھوڑا سہیلیوں کا ساتھ رے +  
 سونا بھی ریٹا بال اور بھی دینا۔ دینا جڑت جڑاؤ۔  
 اکڑ دینی سرگرمی لگائی ساس بند بولی بول رے +  
 ہرے ہرے بانس لگا سوسے پابل نیکا منڈھا چھو اورے +  
 اس وقت دھن کے گھر پر آدھی برس رہی ہے + دلوں پر رنج  
 چھایا ہوا ہے۔ مہمان چپ چاپ بیٹھے ہیں + برخلاف بیٹے والے خوش  
 ہیں بہنیں جلدی کر رہی ہیں کہ دھن کو سوار کراؤ + دُو لہا نے لے جا  
 کر دھن کو پیس میں بٹھا دیا ہے + دھن کی چار پانچ ننڈیں پاس بیٹھی  
 ہیں + آگے دُو لہا کا گھوڑا ہے۔ بیچ میں دھن کی پیس ہے + پالکی پر  
 بیماری دوپٹہ پڑا ہے + پچھلے پلنگ صند و قوں کی قطار برتنوں  
 کے خانوں کا نانا لگا ہوا ہے + گھوڑے اور پیس پر سے چاندی کے  
 پھول اور دونیاں برسائی جا رہی ہیں۔ شہد سے اور بھاٹ بڑائیاں  
 چڑھائیاں سناتے ہوئے ساتھ چل رہے ہیں۔ باجے کی دھوم دھڑک  
 ہو رہی ہے + بھوڑے کے کھانے کی دگیں ڈولیوں میں رکھی ہوئی  
 ہیں + بڑے بڑے بازاروں میں سے چکر کھا کر برات دُو لہا کے گھر  
 پہنچی + دھن کو اتروانے سے پہلے دونوں پاؤں دُو دھ سے دھو  
 کر دُائیں پاؤں میں چاندی کی کوئی چیز پہنائی گئی + دُو لہا دھن  
 زوالے سے اترنا چاہتے تھے۔ کہ بہنیں آکر جلدی سے کھڑی  
 ہو گئیں۔ اور کہ رہی ہیں کہ پہلے باڑک والی کانیک دو تو پھر گھر  
 میں جانا۔ ملے گا۔ آخر منور بیگم نے آکر نیک دیا۔ جب دُو لہا دھن بند  
 جا کر بیٹھے + دھن کے ساتھ والیاں دھن کو لئے بیٹھی ہیں + کھی۔

کھلائی جا رہی ہے۔ دُھن کے ہاتھ میں کھیر دے کر دُوٹھا کو دھکا دیا جا رہا ہے، جب دُوٹھا کھیر کھانے کو مُنہ لاتا ہے۔ ہاتھ ہٹا کر ہنسیں خود کھا جاتی ہیں۔ یا ہاتھ کو پرے کر دیتی ہیں۔ دُوٹھا مُنہ خالی رہ جاتا ہے۔ اور ساتھ چڑھاتی جاتی ہیں کہ اسے بھائی کبھی تم نے آنکھ کھول کر کھیر نہیں دیکھی تھی۔ جو ایسے بدنیت ہو گئے۔ کہ چھین چھین کر ہرپ کرتے ہو۔ ذرا دُھن کے ساتھ والوں کی تو شرم کرو۔ بیچارے دُوٹھا کو خود کہہ کھلاتی ہیں اور آپ ہی جھپپاتی جاتی ہیں۔ بڑی بھین بھینٹ گئے بعد سات نو الے پورے جوتے ہیں۔ پھر دُھن اور سب مہانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ دُھن سے تو کیا ہی کھا یا جائے گا۔ مگر ہاں شگون کر دیا جاتا ہے۔ کھانے دانے سے نغرام ہو کر جمیز دکھایا گیا۔ جس کی مختصر قدرت ناظرین ہنسیں سن لیں :- کار چوبی خلاف کا قرآن شریف۔ قینونی کام کی جاناز۔ زور میں پیتے بالیاں۔ مہلمیناں۔ گتے میں طوق کا اور گجرے کا نوٹرا۔ جگنی۔ چمپا کلی۔ مالا۔ بازوں پر نوٹنگے و برش۔ ہاتھوں میں گنگن۔ پھنچیاں۔ ایک نگیاں۔ پیروں میں جھانچن چوڑیاں۔ پاتوں میں پچیس جوڑے جس میں سے پانچ بہت بھاری ہیں۔ ایک کا دو پیش کار چوبی۔ دوسرے کے من پر بند روم کا جال ہے۔ تیسرے پر آڑی بیلو کی گوکھرو کی چھڑیاں لٹکی ہوئی ہیں۔ چوتھے پر تینچی کی۔ پانچویں میں۔ پانچویں پر چنے کے جھاڑ کی پٹیاں ہیں۔ ان دوپٹوں کے چاروں طرف ٹھپا۔ پتے گوکھرو کی توئی۔ کرن۔ بادے کے گنگا ہنسی اور چل سکے ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ کے پانچاے اور شلہ کے کبھی ایسے ہی بھاری بھاری ہیں۔ پانچا مہ کی کلیوں اور پٹوں پر سوالیہ نام رہا ہو اسے سات

جوڑے اس سے ہلکے میں کسی پر توئی ٹھٹھہ اور اکھری گوکھرو کی ٹپیاں ہیں +  
کئی دوپٹوں کے ٹھٹھے بہت نازک کام کے ہیں۔ کسی پر ککر وندے کی  
بیل ہے۔ کسی پر سہ برگہ بنا ہے۔ کسی پر کجور چھڑی ٹنکی ہے۔ کسی پر کپڑے  
کی جگہ ریاں کتر کر گلدستے بنائے ہیں + عرض ہر ایک کپڑا اپنے رنگ اور  
قطع وضع میں الگ ہے + یہ سب کام منیش اور سلمہ ستارہ کا بنا ہوا ہے۔  
اور باقی ٹھٹھے فیتے۔ پیک۔ بانکڑی۔ لیس۔ چمپا وغیرہ کے ہلکے ہلکے  
ہیں + پچاس گرتے سادے ہیں۔ اور پچاس ٹکے ہوئے ہیں۔ اور باقی  
شلوکہ جاکٹ وغیرہ ہیں + پچیس مہاف۔ پچیس بٹوے۔ پچیس کمر بند۔  
علحدہ علیحدہ لال سبز صند و فچیوں میں بند ہیں + ایک صند و فچی میں گوٹے کے  
مٹنہ بنی ہوئی رنگ برنگ کی تاگوں کی بیچکیں رکھی ہیں + پندرہ خوان پون  
چار کشتی پوش سیلچی۔ مگالداں۔ پٹاری کے زیر انداز۔ دو فرشی دیاں۔  
چھوٹی بڑی دو چاندنیاں۔ چار سوزنیاں۔ ایک مسند گاڈ تکیہ۔ ایک  
تالین ہے + چار پلنگ کی چادریں اور تکیہ بیچ میں +  
برزنوں میں دیگ۔ دیگ بر۔ پتیلے۔ پتیلیاں۔ بڑا لگن۔ لگنی۔ آفتاب۔  
ستلچی۔ لوٹے۔ آبخورے۔ ڈنگلیاں۔ تنہڑا۔ گھڑیا۔ قیل سوز۔ شمع دان۔  
یہمپ۔ بلوری ہانڈی۔ رکابیاں ہشت پہلو اور کنگورے دار شستریاں۔  
غوری۔ طباق۔ باد یہ۔ کٹورے۔ کفکیہ۔ چیمے۔ چاول بسانے کا چھلنا۔  
سینیاں۔ سماوار۔ فلنی۔ کٹور دان۔ سفلدان۔ پان دان۔ حسن دان۔  
خاصدان۔ پٹاری +

ان کے علاوہ چینی بلور کے کل قسم کے برتن ہیں + کاٹ کباڑ میں دو  
بڑے صندوق سو اگزاونچے۔ دو پونے دو گز لمبے۔ دو تین منڈھے

ہوئے صندوق۔ اور انگریزی ٹرنک۔ زیور کا صندوق۔ لکھنے کا بکس۔ نماز کی چوٹی چونکی۔ نہانے کی چونکی۔ دو قیل سوز کی چونکیاں۔ کاٹ کے لشکن۔ مکے رکھنے کی گھڑوخی۔ دو کاٹ کی کشتیاں۔ آٹھ خوان۔ تانبے کا مقابہ۔ جس میں یہ چاندی کی چیزیں رکھی ہیں۔ تیل کی پیالی۔ مٹی کی ڈبیاں۔ کاہل کی کجکوتی۔ سترمہ دانی۔ سلمائی۔ آئینہ۔ ایک چھوٹی سی تشری جس میں مٹی ڈال کر ملی جاتی ہے + ان سب پر گوٹے کے ریشی غلاف چڑھے ہیں +

۶ اتابخ کی صبح کو دُھن کی مُنہ دکھائی ہوئی۔ کسی نے روپے کسی نے زیور دیا + اور دُھن کے بھائی اور دو ایک بہنیں دُھن کو لینے سمہن بن کر آئیں۔ ان کو ناشتہ کرایا گیا + نفوڑی دیر گانا بجانا ہوا + پھر دُھن کی پالکی آئی + اس میں دو ایک ننہیں بھی دُھن کے ساتھ اس کے میکے چلی گئیں + سارا دن رہیں۔ پھر شام سے چوٹھی کی۔ ہمہنیں اترنے لگیں + ترکاری کے خوان آ رہے ہیں۔ ایک کشتی میں پھولوں کی چھڑیاں گیندیں رکھی ہیں + دُو لھا دُھن کو بٹھا کر چوٹھی کھلائی جا رہی ہے + ایک پھولوں کی چھڑی دُو لھا کے ہاتھ میں ہے۔ دوسری دُھن کے ہاتھ میں دے کر دُھن کو مراسن خود کھلا رہی ہے + دُو لھا کو بتاتی جاتی ہے + پھر گیندوں سے کھلا کر سات رنگ کی ترکاری سے چوٹھی کھلائی ہے + اس کے بعد دُو لھا دُھن کو برات کے دن کی طرح کھیر کھلا کر سات

لہ سامان بہیز جو کچھ اوپر لکھا گیا ہے اس میں بالکل مبالغہ نہیں۔ یہ اوسط درجہ کا بہیز ہے جو دہلی کے عام خاندانوں میں مروج ہے۔ امیر اس سے زیادہ بہیز دیتے ہیں اور غریب اس سے کم ۱۲

چوڑیاں ہری کا بیچ کی پہنا کر چوڑی والی کو چودہ روپیہ اور ایک جوڑا انعام کا دیا۔ اور دھن کو اندر لے گئے۔ پھر تو کیا تھا چاروں طرف سے دو لھا پر ترکاری کی بو چھاڑ ہونے لگی۔ دو لھا کی سالیاں سلجھیں ترکاری مار رہی ہیں۔ کس رحم دل رشتہ دار نے بیچارے دو لھا کو بھی کچھ ترکاری دے دی ہے۔ وہ بھی بیٹھے بیٹھے کھیل رہا ہے۔ ایک طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی تک شکر ہے کہ کسی کے بھاری چوڑے نہیں لگی۔ ورنہ کھیل بکھیرا ہو گیا ہوتا۔ اسے لو وہ دیکھو؟ خیر سے ایک لڑکی کے کان کا پتہ بالی ٹوٹ کر گر پڑا۔ دو تین لڑکیاں ڈھونڈ رہی ہیں۔

پہلی لڑکی۔ واہ نم خوب تھیں! اس زور سے ناسپاتی ماری ہے کہ میرا کان لہو لہان ہو گیا۔ ایسی بے دردی کس کام کی؟ صدقہ میں اتار لو پتہ بالی میرا کان اور کپڑے کیسے خون میں شور بور کر دئے۔ شرط ہے کہ میں بھی ایسے زور سے بیگن ماروں کہ سر بھٹا جائے۔

دوسری۔ تو بے بہن۔ دیکھنا ان نین منی کو۔ اتنی سی چوٹ پر کتنی بھٹتا رہی ہیں؟ کھیل میں چیخنا نا تمہارا ہی کام ہے۔ ہمارے سو دفعہ مارو۔ کون سی بات ہے۔ ایسی ادھر پدھر تھیں تو کھیلیں کیوں؟ موم کو پھٹا کو لے کر طاق میں بیٹھی ہوتیں کہ کھیل نہ جائے۔

پہلی کی بہن۔ اچھی بی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو۔ تمہاری تو ایک زبان ستر بولی ہے۔ وہ اپنے تئیں بناتی ہے یا اصل میں چوٹ آئی ہے۔ تم تو چوتیوں سمیت دیدوں میں گھسی جاتی ہو۔ تلی کی طرح آنکھوں پر پتہ رکھ کر لڑنے سے کیا حاصل؟ آنکھ پر کی ٹھیکری اتار کر دیکھو۔ غرض کہ

ہنسی میں کھنسی ہو گئی۔ اور دو تین بڑی بوڑھیوں نے آکر بیچ بچاؤ کیا۔  
 ڈھن کی ہنسی لگ گئی۔ ڈولھا سوار ہونے کے لئے اپنی جوتی مانگ رہا  
 ہے۔ مگر ڈھن کی ہنسی نہیں دیتی ہے۔ سالیاں کہ رہی ہیں کہ جوتی چھپائی  
 کے پندرہ روپے دو تولے۔ آخر پندرہ روپیہ جوتی چھپائی کے دے کر ڈولھا  
 کو جوتی دلائی۔ تو وہ باہر گیا +

پھر من ملاپ ہوا + انور منور دونوں میں + انور بیکم کی ماں نے آج بیٹی کو  
 چیکٹ آنروائی کا جوڑا دیا + وہی بہن کر سہن سے لیں + کچھ دیر بیٹھ کر واپس  
 اپنے گھر چلی گئیں + ڈھن کے اور سہنوں کے لئے کھانا ساٹھ کیا + زرہہ - تو یہ  
 کچھ شیر مال - خمیری روٹی +

دوسرے دن صبح کو ڈھن اپنے میکے چلی گئی۔ کل سے چالے ہو گئے +  
 منور بیکم - آج جان کل ڈھن کی نانی کے ہاں کا چالہ تھا۔ اس میں یہ چیزیں  
 آئی ہیں + ایک ڈھن کا جوڑا ہے بیس روپے ڈولھا کو دئے ہیں + پانچ روپے  
 کی ساٹھ کی مٹھائی ہے۔ عطر کی شیشی - دو پھولوں کی بدھیاں ہیں - اور بن  
 دھنیے کی کشتی ہے + دیکھئے اور چالوں میں کیا کیا آتا ہے + کوئی جوڑے کے  
 بدلے کا زیور دے گا - کہیں سے نقد روپے دئے جائیں گے +

شوکت - سمھانے چوبے کتنے بھیجوں گی؟ سرپوش اور رکابیاں بنوانے کو  
 کہ دی ہوتیں +

منور - سرپوش رکابیاں تیار ہیں۔ مگر ابھی میوہ نہیں آیا۔ ذرا چالوں  
 والوں سے فرصت پالوں تو بھیجوں گی + میرا ارادہ پچیس چوبے بھیجنے کا ہے  
 ہر چوبے میں دو میوہ رکھوں گی + اگرچہ دستور یہ ہے کہ جو شربت پلائی  
 لے دہی کے دستور کے موافق چوتھی کے دن یہ کھانا ساٹھ کیا جاتا ہے +

میں روپیہ ڈولھا والوں کی طرف سے ملتا ہے اس کے چوبنی جاتے ہیں۔  
 مگر میں اپنی طرف سے آؤ بڑھا دوں گی +  
 شوکت۔ خدا کا شکر ہے۔ ساتھ خیر کے انجام بخیر ہو۔ شادی تو ہو گئی۔ اب ایک  
 بڑی ہم حصہ اور نیگ بانٹنے کی ہے۔ پینڈیاں زیادہ دن رکھنے سے خراب  
 نہ ہو جائیں۔ نیگ جوگ تو بہنیں آپ بانٹ چونٹ لیں گی۔ دُھن کا ریت  
 کا جوڑا صرف اپنی لڑکی کو دے دو۔ کہاں ٹکڑے کئے جائیں گے۔ آؤ روپ  
 کو دام دے دینا +

منور۔ ہاں جو بہنوں کی سمجھ میں آئے وہ کریں +

الغرض دُھن کو دُولھا کے نام پر مسرال سے خطاب ملا + دُولھا دُھن  
 خوش ہیں۔ میکے مسرال والے بھی ملے جلے ہیں۔ ابھی طعن تروڑ شروع  
 نہیں ہوئے اور نہ خدا کرے کہ ہوں۔ خاصہ سہاگ بھاگ ہے۔ خدا ہمیشہ  
 کو رہتی دنیا تک ایسا ہی رکھے۔ آمین +

## چھٹی کی دھوم دھام

منور بیگم کی لڑکی حشمت بیگم کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے + زچہ خانہ کو آج چھٹا  
 دن ہے + آج چھٹی نہلائی جا رہی ہے + دو نو طرف کئی دن سے تیاریاں  
 ہو رہی تھیں + آج مکان کی صفائی اور ضروری چیزوں کا سامان ہو رہا  
 ہے + اب چار بجے ہوں گے کہ مکان آنے شروع ہو گئے + حشمت بیگم کی ساس  
 ممانداری میں مصروف ہیں + خدا نے پلوٹھی کا پوتا دیا ہے جس کی خوشی میں  
 پھولی نہیں سماتیں + نوکروں کے لئے جوڑے بنائے ہیں۔ عقیقہ بھی آج  
 ہوگا۔ خدا کے فضل سے روپے کی کمی نہیں + ارمان والا دل ہے۔ جتنا خرچ



کریں تھوڑا ہے۔ چھ دن سے برابر مہان داری ہو رہی ہے۔ رات بھر زچہ  
 گیریاں گائی جاتی ہیں۔ دن کو بھانڈ نفیری والے چونے والیوں کی ٹولیا  
 آتی ہیں۔ غرض کہ دن عید رات شب برات منائی جا رہی ہے۔  
 چھٹی کے خوان آنے لگے۔ منور بیگم اور سب ان کے مہان بھی اتر  
 رہے ہیں۔ منور بیگم چھپر کھٹ کے برابر بچا کے پاس بیٹھی ہیں۔ بچے کو گود  
 میں لیا ہے۔ شوکت بیگم اور حشمت بیگم کی ساس چھٹی دکھا رہی ہیں۔  
 بچیس گرتے ٹوپی بہت بھاری بھاری کار چوہی جالدار پٹھوں کے ہیں۔  
 پانچ اچکنیں ہیں۔ اور سب عزیزوں کے ہاں کے گرتے ٹوپی میں نقد  
 روپیہ ہے۔ چھٹی میں سونے کے ہنسلے کڑے۔ چاندی کے چٹے بٹے چُسنی  
 ہے۔ زچہ کے جوڑے کے بدلے کا زیور ہے۔ داماد کے جوڑے کے روپے  
 ہیں۔ پچاس تانبے کے ننھے ننھے برتن ہیں۔ اور باقی چینی بلور کے ہیں  
 چاندی کے پایوں کی چھوٹی سی پلنگڑی ہے۔ اس پر کچھونا ہو رہا ہے۔  
 سبج بند کسے ہیں۔ ایک پنگوڑا۔ اس میں چھوٹا سا پنکھا لگا ہے۔ سوزنی  
 بچھی ہے۔ تکیہ تکیہ رکھی ہے۔ اور فالٹو نہا لچے پوترے دوہریں بھی  
 ہیں۔ رضائی۔ ڈوائی اور ہنیاں ہیں۔ پچاس روپے بچے کے ہاتھ میں  
 دئے ہیں۔ سوروپیہ گھی۔ کچھڑی کے ہیں۔ نوکروں کے جوڑے۔  
 مراسنوں کے اور دائی کا جوڑا بہت بھاری ہے چھٹی دیکھتے بھالتے  
 کھانے کا وقت آیا۔ پہلے زچہ کا کھانا منگوا یا۔ جس میں سات طرح کا

لے شوقین لوگ پہلے سونے کی دال اور چاندی کے چاول بنا کر دیا کرتے تھے جس  
 سے نام ہوتا تھا۔ کہ فلاں نے چھٹی میں سونے چاندی کی کچھڑی دی۔

کھانا چنا تھا۔ ایک نورتن کا سالن تھا۔ پہلے زچہ او زچہ کی پٹیاں کارچوبی جو کہ چھٹی میں آئی تھیں سرکو باندھی گئیں + خوب دونو کو اچھے کپڑے پہنائے ہیں + نندوں کو پٹی بندھوائی کانیک دیا گیا + پھر کھانا کھلا کر منور بیگم نے داماد کو ملایا + چھ کھٹ میں بٹھا کر نچے کو گود میں دیا۔ اور تیرکمان دیا کہ مرگ مارو + داماد نے خالی نشانہ چھ کھٹ کی چھتری پر لگا کر فیر کیا۔ منور بیگم نے پچاس روپے مرگ مارنے کے دئے + پھر زچہ کو تارے دکھائے گئے + دائی نے آٹے کی چار چوکلیں بنا کر اس میں موم بٹی جلائی اور زچہ کی گود میں بچہ کو دیا۔ مراسموں نے تارے دکھائی کا گیت گایا + زچہ کی نندیں بہنیں چوکلیوں کو ساتھ لے کر مراسمیں گاتی ہوئی باہر لائیں۔ آسمان کے نیچے کھڑا کیا۔ تارے دکھائے مراسموں نے رال اڑائی پھر زچہ کو واپس لے گئے۔ اس کے بعد ایک سفید چادر بچھا کر اُس پر کھلیں تپا سے رکھے۔ اور چار سہا گئیں چاروں طرف بیٹھ گئیں + ایک نے بچے کو گود میں لے کر اس کے سر پر خالی قینچی چلا کر دوسری کو دیتے ہوئے کہا۔ بگیز بچہ۔ دوسری نے لیتے ہوئے کہا بیار بچہ + پھر اس نے بھی قینچی چلا کر تیسری کو دیتے ہوئے بگیز بچہ کہا + پھر تیسری نے کہا اللہ نگمدار بچہ + پھر چوتھی کو دیا اُس نے لیتے ہوئے کہا سدا سہاگ بچہ۔ اسی طرح سات پھیرے کئے +

لے نورتن میں نورنگ کی ترکاری ڈالتے ہیں +

لے آئے کی تھان بنا کر اس پر چار اونچے خاد بنا کر موم بٹی رکھ دیتے ہیں +

لے بگیز بچہ کی رسم زیادہ تر معلوم میں ہوتی ہے اور تارے دکھانے کی رسم شوقین لوگ کرتے ہیں +

ان رسومات کے بعد مہانوں کو کھانا کھلایا گیا + رات بھر گانا - نایچ - نقلیں  
 رہیں + صبح سے زنانے بھانڈ نفیری والوں کا گانا شروع ہوا + چونے  
 والیوں کی ٹولیاں آنے لگیں + تمام دن اور رات کھیل تماشوں میں  
 گذرا + شام سے مہان رخصت ہونے لگے + زچہ کی بہنیں - ماں - خال  
 رہ گئیں + پھر بیس دن کا اور مہینے کا - اور چالیس دن کا چلہ نہلا کر  
 لڑکی کو منور بیگم اپنے گھر لے جائیں گی + سسرال سے دو تین من سٹورا  
 ساتھ ہوگا میکے میں بٹے گا +

## بچے کی بسم اللہ

اب خیر سے شہمت بیگم کا لڑکا چار برس چار مہینے چار ہفتے چار دن  
 کا ہو گیا + اس کی بسم اللہ پڑھانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں + آج بسم اللہ  
 کا دن ہے + مہانداری ہو رہی ہے + بچے کی ننیال سے جوڑا اور چاندی  
 کی تختی پر بسم اللہ اور سورہ اقرآء لکھا ہوا آیا ہے + من ڈیڑھ من ملبہ  
 ساتھ ہے + شام کو بچے کو کپڑے پہنا اڑھا کر چھوٹا سا پھولوں کا گہنا  
 پہنایا ہے + استاد جی کو جوڑا دیا ہے - اور سب لوگ بیٹھے ہیں + بچے  
 کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کر سورہ اقرآء پڑھا دی + جب قرآن شریف  
 ختم ہوگا - تو آمین پڑھائی جائے گی + لڑکے کو دو لہا بنا کر سہرا باندھتے  
 ہیں - اور بچے کے دونوں ہاتھ پھولوں کے ہاروں سے باندھ کر قبلہ کی  
 طرف منہ کر کے کھڑا کر دیتے ہیں اور استاد پاس کھڑے ہو کر آمین - جو  
 کتاب میں لکھی ہوتی ہے اسے پڑھتے ہیں - اور ہر آمین کے ختم ہونے  
 پر کہتے ہیں - سبحان من - سبحان من - کہو لڑکے کو آمین + پھر سب بچے پکارتے ہیں -

آمین۔ آمین۔ جب پوری آمین ختم ہو لیتی ہے تو کھیلیں پتا سے اور کوڑیاں  
 یا پیسے بچکے کے سر پر سے برساتے ہیں۔ اور اور بچے لوٹتے ہیں۔ اس  
 کے بعد مٹھائی تقسیم کی جاتی ہے \*  
 ان تقریبات کے ختم ہوتے ہی ہمارا قلم بھی رُک گیا اور خدا حافظ  
 کہ کر ہم بھی رخصت ہوتے ہیں۔ نقط



# مختصرہ محمدی بیگم صاحبہ رومہ کی تصنیفیں

رفیق عروس - نئی دلہن کی دانش مند سہیلی - ۸۰ ر  
 بیگم بیٹی - کنواری لڑکیوں کی نوجوان سہیلی - ۱۱۲ ر  
 نعمت خانہ - ہندوستانی کھانوں کی آسان اور نہایت درست ترکیبیں - عدد  
 شریف بیٹی - ایک کاکھی پڑھی شریف غریب لڑکی کا قصہ - جس نے مفلسی میں جان  
 لوڑ کے اپنی بیماریاں کی خدمت کی - اور تقسیم یافتہ ہونے کی وجہ سے اپنی مصیبت دور کی  
 ایک بہت دلچسپ قصہ - ۱۳ ر  
 صدیقیہ بیگم - ایک تعلیم یافتہ طرزہ لڑکی کا قصہ - جو شادی کے روز شدت غم سے ہلاک  
 ہو گئی - نہایت دل انگیز اور عبرت خیز قصہ - ۸ ر  
 آج کل - جن بہنوں کو آج کا کام کل پر ماننے کی عادت ہو وہ اس قصے کو پڑھیں نہایت  
 دلچسپ اور موثر ہے - ۱۴ ر  
 حیات اشرف - بی بی اشرف النساء صاحبہ معلمہ اول و کٹوریا گرل سکول لاہور کی مبارک زندگی  
 کے دلچسپ و کارآمد حالات - لڑکیوں اور مستورات کے پڑھنے کے قابل ہے - ۶ ر  
 چند نیاں - قرض لینے کی غرابیوں کا ایک بہت دلچسپ قصہ - ۲ ر  
 سچے موٹی - لڑکیوں کے لئے متفرق نظموں کا مجموعہ جس میں ایک تیم لڑکی کی عید - گرڈ یا  
 سے زحمت - بن ماں کی بھیجی - پان کی گوری - چمکتا تارا - شجر امید پڑھنے کے قابل موثر  
 نظمیں ہیں - ۸ ر  
 لوریاں - ہندوستان کی مشہور مشہور نہایت دلچسپ لوریاں اور بچوں کے بہلانے - اور  
 خوش کرنے کے نعرے بڑی کوشش سے جمع کر کے اور جدید عمدہ لوریاں زیادہ کر کے  
 چھاپی گئی ہے - ۱۲ ر

مینجر اخبار تہذیب نسواں لاہور سے طلب

کرو











